https://www.afkareislami.com

(٦) وَمِنْ كِتَابٍ لَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اِلٰى مُعَاوِيَةَ

اِنَّهٗ بَايَعَنِي الْقَوْمُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا اَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ عَلٰى مَا بَايَعُوْهُمْ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَكُنْ لِّلشَّاهِدِ اَنْ يَّخْتَارَ، وَ لَا لِلْغَآئِبِ اَنْ يَّرُدَّ، وَاِنَّمَا الشُّوْرٰى لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ، فَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى رَجُلٍ وَّ سَمَّوْهُ اِمَامًا كَانَ ذٰلِكَ لِلّٰهِ رِضًى، فَاِنْ خَرَجَ عَنْ اَمْرِهِمْ خَارِجٌۢ بِطَعْنٍ اَوْ بِدْعَةٍ رَدُّوْهُ اِلٰى مَاخَرَجَ مِنْهُ، فَاِنْ اَبٰى قَاتَلُوْهُ عَلَى اتِّبَاعِهٖ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ وَلَّاهُ اللّٰهُ مَا تَوَلّٰى.

وَ لَعَمْرِيْ، يَا مُعَاوِيَةُ! لَئِنْ نَظَرْتَ بِعَقْلِكَ دُوْنَ هَوَاكَ لَتَجِدَنِّيْۤ اَبْرَاَ النَّاسِ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ، وَ لَتَعْلَمَنَّ اَنِّيْ كُنْتُ فِيْ عُزْلَةٍ عَنْهُ، اِلَّاۤ اَنْ تَتَجَنّٰى فَتَجَنَّ مَا بَدَا لَكَ! وَ السَّلَامُ.

-----☆☆-----

مکتوب (٦)

معاویہ ابن ابی سفیان کے نام[1]

جن لوگوں نے ابو بکر، عمر اور عثمان کی بیعت کی تھی، انہوں نے میرے ہاتھ پر اسی اصول کے مطابق بیعت کی جس اصول پر وہ ان کی بیعت کر چکے تھے، اور اس کی بنا پر جو حاضر ہے اسے پھر نظر ثانی کا حق نہیں اور جو بروقت موجود نہ ہو، اسے ردّ کرنے کا اختیار نہیں، اور شوریٰ کا حق صرف مہاجرین و انصار کو ہے۔ وہ اگر کسی پر ایکا کر لیں اور اسے خلیفہ سمجھ لیں تو اسی میں اللہ کی رضا و خوشنودی سمجھی جائے گی۔ اب جو کوئی اس کی شخصیت پر اعتراض یا نیا نظریہ اختیار کرتا ہوا الگ ہو جائے تو اسے وہ سب اسی طرف واپس لائیں گے جدھر سے وہ منحرف ہوا ہے۔ اور اگر انکار کرے تو اس سے لڑیں، کیونکہ وہ مومنوں کے طریقے سے ہٹ کر دوسری راہ پر ہو لیا ہے۔ اور جدھر وہ پھر گیا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے ادھر ہی پھیر دے گا۔

اے معاویہ! میری جان کی قسم! اگر تم اپنی نفسانی خواہشوں سے دور ہو کر عقل سے دیکھو تو سب لوگوں سے زیادہ مجھے عثمان کے خون سے بری پاؤ گے، مگر یہ کہ تم بہتان باندھ کر کھلی ہوئی چیزوں پر پردہ ڈالنے لگو۔ والسلام۔

--☆☆--

[1] جب امیر المومنین علیہ السلام کے ہاتھ پر تمام اہل مدینہ نے بالاتفاق بیعت کر لی تو معاویہ نے اپنے اقتدار کو خطرہ میں محسوس کرتے ہوئے بیعت سے انکار کر دیا اور آپؑ کی خلافت کی صحت کو محل نظر قرار دینے کیلئے یہ عذر تراشا کہ یہ عمومی انتخاب سے قرار نہیں پائی، لہٰذا اس انتخاب کو مسترد کر کے دوبارہ انتخابِ عام ہونا چاہیے۔ حالانکہ جس خلافت سے اصول انتخاب کی بنیاد پڑی وہ ایک ناگہانی صورت حال کا نتیجہ تھی جس میں عام افراد کی رائے دہندگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اسے عمومی اختیار کا نتیجہ کہا جا سکے۔ البتہ عوام پر اس کی پابندی عائد کر کے اسے فیصلۂ جمہور سے تعبیر کر لیا گیا جس سے یہ اصول قرار پا گیا کہ جسے اکابر مدینہ منتخب کر لیں وہ تمام دنیائے اسلام کا نمائندہ متصور ہو گا اور کسی کو اس میں چون و چرا کی

https://www.afkareislami.com

گنجائش نہ ہوگی۔ خواہ وہ انتخاب کے موقع پر موجود ہو یا موجود نہ ہو۔

بہرصورت اس اصول کے قرار پا جانے کے بعد معاویہ کو یہ حق نہ پہنچتا تھا کہ وہ دوبارہ انتخاب کی تحریک یا بیعت سے انکار کرے، جبکہ وہ عملی طور پر ان خلافتوں کو صحیح تسلیم کر چکا تھا کہ جن کے متعلق یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ مدینہ کے اہل حل وعقد نے طے کی تھیں۔ چنانچہ جب اس نے اس انتخاب کو غلط قرار دیتے ہوئے بیعت سے انکار کیا تو امیر المومنین علیہ السلام نے اصولِ انتخاب کو اس کے سامنے پیش کرتے ہوئے اس پر حجت تمام کی اور یہ وہی طرز کلام ہے جسے «فَرْضُ الْبَاطِلِ مَعَ الْخَصْمِ حَتّٰى تَلْزَمَهُ الْحُجَّةُ» (حریف کے سامنے اس کے غلط مسلمات کو پیش کر کے اس پر حجت قائم کرنا) سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ کسی مرحلہ پر امیر المومنین علیہ السلام نے خلافت کی صحت کا معیار شوریٰ اور رائے عامہ کو نہیں سمجھا۔ ورنہ جن خلافتوں کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ مہاجرین وانصار کے اتفاق رائے سے قرار پائی تھیں، آپؑ اس رائے عامہ کو سند و حجت سمجھتے ہوئے ان کو صحیح و درست سمجھتے۔ مگر آپؑ کا دورِ اوّل ہی سے بیعت کا انکار کر دینا کہ جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا، اس کی دلیل ہے کہ آپؑ ان خود ساختہ اصولوں کو خلافت کا معیار نہ سمجھتے تھے۔ اس لئے آپؑ ہر دور میں اپنے استحقاقِ خلافت کو پیش کرتے رہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قولاً و عملاً ثابت تھا۔ مگر معاویہ کے مقابلہ میں اسے پیش کرنا سوال و جواب کا دروازہ کھول دینا تھا، اس لئے اسی کے مسلمات و معتقدات سے اسے قائل کرنا چاہا ہے، تاکہ اس کیلئے تاویلات کے الجھاوے ڈالنے کی گنجائش باقی نہ رہے۔ ورنہ وہ تو یہ چاہتا ہی تھا کہ کسی طرح بات بڑھتی جائے تاکہ کسی موڑ پر اس کے متزلزل اقتدار کو سہارا مل جائے۔

☆☆☆☆☆